رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک ... روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۲۵ جنوری ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ | نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کسی قدر گلے کی تکلیف رہی تاہم کئی نمازیں حضور نے خود پڑھائیں انجمن ترقی اسلام کے ماتحت جو نئے صیغے قائم ہوئے ہیں۔ ان میں کام شروع ہے۔ لیکن زیادہ تر ابتدائی ضروریات کے فراہم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ہفتہ مختتمہ ۲۳ جنوری میں مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے چودھری محمد بخش صاحب و چودھری فتح محمد صاحب چودھری فتح الدین صاحب لائلپور سے۔ محمد جان عیسیٰ صاحبان امرتسر سے۔ مولوی یعقوب خانصاحب چاٹگام سے۔ حاجی کریم الدین صاحب غازی پور سے ڈاکٹر یعقوب خانصاحب جہلم سے۔

اخبار احمدیہ

کٹک میں ایک احمدی کی وفات

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں ہم احمدیان کٹک پر مخالفین کے مظالم کی ذیل میں اس واقعہ کا ذکر کر چکے ہیں۔ کہ ایک احمدی خاتون کی لاش کو ظالم اور سفاک غیر احمدیوں نے قبر سے نکال کر تذلیل کی۔ اور مکان کے پاس پھینک گئے۔ جس سے عام احمدیوں کو عموماً اور اس خاتون کے خاوند کو خصوصاً سخت رنج و صدمہ ہوا۔ حتیٰ کہ وہ بیچارہ اس صدمہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ اور اپنی اہلیہ کی لاش کی بے حرمتی دیکھنے کے چند ہی روز بعد فوت ہو گیا انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے لئے جو نہایت مخلص اور دیندار احمدی تھا دعائے مغفرت کریں اور جنازہ غائب پڑھیں تا حال اگرچہ لاش کے مقدمہ کا کوئی فیصلہ صادر نہیں ہوا لیکن امید رکھنی چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ صوبہ بہار اپنے عدل و انصاف کا ثبوت دیگی اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچائیگی۔

احباب مطلع رہیں

جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگیری سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص نابینا محمد دین نام میرے پاس آیا۔ اور اس نے ایک جعلی خط

حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے مجھے دیا جبیر اسٹر عبدالرحیم صاحب خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح کے دستخط بھی بنائے ہوئے تھے خط میں لکھا تھا کہ جماعت بھیجی۔ اس شخص کو مسجد بنانے کے لئے چندہ دے۔ میں نے اس کے معنی کو سمجھ لیا۔ اور اسکو چندہ وغیرہ نہیں دیا۔ شاید وہ شخص کسی اور جگہ جائے اور احباب کو دھوکہ دے۔ احباب خبردار رہیں۔

آسٹریلیا میں تبلیغ

جناب حسن موسیٰ خان صاحب صوفی ملک آسٹریلیا میں تبلیغ حق میں مصروف ہیں۔ وہاں پر جو افغان ہیں۔ ان میں سے بعض انکی بہت مخالفت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تم مسجد میں مت داخل ہو۔ کیونکہ تم مشنری ہو۔ اور غیر مسلموں کو دین کی کتابیں دیتے جن میں آیات و احادیث ہوتی ہیں۔ قرآن و احادیث کی ہتک کرتے ہو۔ یہ لوگ ایسے منصوبوں میں لگے رہتے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ صوفی صاحب کو نقصان پہنچائیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر تم غیر مسلموں کو کتابیں دیتے رہے تو ہم مار ڈالیں گے۔ صوفی صاحب کی طبیعت یوں بھی کچھ علیل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انھیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور شریر دل کے شر سے بچائے۔

درخواست دعا

مجھے اپنے متعلق اور قریبی رشتہ داروں کے متعلق ڈراونی خوابیں آتی ہیں۔ کل بابو اکبر علی صاحب کو بھی میرے متعلق ایسی ہی خواب آئی۔ جس سے دل متفکر ہو رہا ہے اور ہر وقت گھبراہٹ سی رہتی ہے۔ لہذا سب احمدی بھائیوں کی خدمت شریف میں دست بستہ عرض کیجاتی ہے۔ کہ للہ خاکسار کے واسطے باری تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے رشتہ داروں کو آئندہ

دائمی مصائب سے بچائے۔ اور دین و دنیا میں ترقی اور کامیابی عطا فرمائے۔ اور عاجز دونوں کا انجام دین اسلام پر ہو۔

خاکسار محمد مراد علی معرفت بابو اکبر علی صاحب روہڑی سٹیشن

نماز جنازہ

میاں عبداللہ صاحب مہاجر اور غلام محمد صاحب مقیم جو دھپور کے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک رؤیا

جناب مولوی غلام رسول صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں خط لکھتے ہیں آج رات کو دیکھا کہ رمضان مبارک کا مہینہ ہے۔ اور ستائیسواں روزہ ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ روزہ تک میں نے سارے روزے رکھے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کے گھر میں ہیں۔ اور کئی احباب حضور عالی کے پاس موجود ہیں۔ جن میں سے خاکسار بھی ہے۔ حافظ روشن علی صاحب اور میر محمد اسحاق صاحب یاد ہیں اور نیز حضرت میر صاحب ناصر نواب بھی پاس ہی ہیں وقت سحری کا معلوم ہوتا ہے۔ نوافل پڑھ رہے ہیں۔ میں بھی پڑھ رہا ہوں۔ اور حضور عالی کی ہدایت بھی اس وقت نماز کے لئے ہی ہے۔ کہ سحری کے وقت نماز سب پڑھیں اس وقت یہ تذکرہ ہو رہا ہے۔ کہ وہ احباب جو حضور کے پاس ہیں بڑے ذکی فہیم اور سلسلہ کی اسرار اور کے شناسا ہیں۔ پھر معاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مواہب الرحمان اور حمامۃ البشریٰ کا ذکر شروع ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی ایک قصیدہ کا۔ جو حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی نظم ہے اور اس وقت حمامۃ البشریٰ یا مواہب الرحمان دونوں میں سے کسی کے پہلے صفحہ پر لکھی ہوئی ہے۔ تذکرہ ہو رہا ہے۔ میں نے جب کتاب کو ہاتھ میں لیکر دیکھا تو وہ نظم ایک صفحہ پورا اور ایک دو بیت ان میں سے مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ اور اب تک یاد ہیں

اور بعض کا مضمون اور کچھ الفاظ بھی جو مسیح موعود کی تعریف میں ہیں۔ جو یاد رہے ذیل میں عرض کرتا ہوں

بابی انت فدا ہوؤں میں تجھ پر بالاتم "۔ جو دوسرے الفاظ میں اس طرح سمجھایا گیا۔

بابی انت دامی میں فدا ہوں تجھ پر
تو ہو وہ جس پہ سلام ہوویں خدا کے پیہم
تو ہے وہ صاحب اوصاف حمیدہ جسکے
ہر طرف تذکرے ہیں مدح و ثنا کے پیہم
تو ہے وہ نور خدا جس سے ہوا ہے روشن
یہ جہاں اور کھلے راز ہدا کے پیہم
تو ہے وہ روح کہ قربان ہوتے ہیں زمیں والے
تو ہے وہ چیز کہ تو سب جنہیں سما کے پیہم

پس ہر ایک شعر کے آخر میں پیہم کا لفظ آتا تھا

غلام رسول راجیکی از لاہور

شکریہ

مخدومی و مکرمی حضرت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چونکہ حسب درخواست خاکسار جناب منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی فیروزپور نے اخبار الفضل برائے تین ماہ فی سبیل اللہ بنام احقر جاری کروا دیا ہے۔ اس لئے نیاز مند منشی صاحب موصوف کا از حد مشکور ہے نیز دعا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ انکو دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ اور اجر عظیم دیوے۔ براہ مہربانی یہ سطور بطور شکریہ درج اخبار فرماویں والسلام

متلاشی حق خاکسار عبدالرحیم خلف نور دھی از سنار ریاست جموں

مولوی محمد علی اور مولوی ثناء اللہ ایک سٹیج پر

غالباً احباب یہ سن کر متعجب ہونگے کہ مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کے اب اس قدر قریب پہنچگئے ہیں۔ کہ جہاں وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنے جلسوں پر بلاتے ہیں۔ وہاں وہ مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس شرف سے محروم نہیں رکھتے چنانچہ لائل پور کے مسلمانوں کا جو جلسہ ہونیوالا ہے اس میں ان دونوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ اور انکی تقریروں کے لئے وقت رکھا گیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو مولوی ثناء اللہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء

احمدیان کابل کے متعلق غلط بیانی

پیام نے اپنے سالانہ جلسہ کی کارروائی درج کرتے ہوئے ۳۱ - دسمبر کے پرچہ میں ایک افغان کی طرف منسوب کرکے مندرجہ ذیل الفاظ شائع کیے تھے کہ

"مولوی محمد رسول صاحب کابلی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ مولوی صاحب کے متعلق اس قدر بتا دینا ضروری ہے۔ کہ آپ خاص کابل کے رہنے والے اور صاحب علم آدمی ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال آپ کابل سے لاہور اور قادیان ہر دو جگھوں پر آئے۔ لیکن اپنی واقفیت انھوں نے نہیں کرائی اس وقت آپ ہر دو فریق یعنی میاں صاحب اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی کتب دربارہ مسائل اختلافی خرید کر لے گئے۔ جن کا فارسی میں ترجمہ کرکے وہاں کے احمدیوں کو ان کے مطالب سے آگاہ کیا جس کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سب کے سب میاں صاحب کی بیعت کو فسخ کرکے ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔"

اس بات کو مولوی صاحب نے بانشرح بیان کیا۔ پیغام میں یہ الفاظ پڑھ کر ہمیں تعجب ہوا تھا۔ کہ اس قدر غلط بیانی سے کام لینے کی کیونکر جرأت کی گئی۔ اور ہم اسی وقت اس کی تردید کرنے کے لیے تیار تھے۔ لیکن چونکہ اس نے لکھا تھا کہ "کسی آئندہ اشاعت میں پوری تقریر ہدیہ ناظرین کی جائیگی۔ جسے مولوی صاحب نے خود لکھ کر دینے کا وعدہ کیا ہے"۔

اس لئے ہم افغان مذکور کی اپنی لکھی ہوئی پوری تقریر کے منتظر رہے۔ اب جبکہ پیام نے اسکی طرف سے ایک مضمون شائع کر دیا ہے۔ جس میں ان باتوں کا ذکر نہیں ہے۔ جو پیام نے اس کی طرف منسوب کرکے شائع کی تھیں۔ تو ہم انھیں پیام ہی کی غلط بیانی قرار دیکر تردید کرتے ہیں۔ اور یہ اتفاق کی بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ایسا سامان پیدا کر دیا ہے جسکی بناء پر ہم پورے وثوق کے ساتھ پیغام کے بیانات کو جھوٹا قرار دے سکیں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ چند ہی دن ہوئے خاص کابل سے ایک ایسے عالم اور معزز شخص جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے کابل کے علاقہ میں بیعت لینے کا اختیار دیا ہوا تھا۔ یہاں تشریف لائے ہیں۔ انھوں نے بڑے زور کے ساتھ اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پیام صلح میں جو کچھ شائع ہوا ہے وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

یہاں ہم یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو صاحب کابل سے تشریف لاتے ہیں انہیں مولوی محمد رسول صاحب بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے۔ ان کے آنیکی خبر سن کر محمد رسول نے خط بھیجا ہے۔

اب ہم پیام کی ایک بات پر ذیل میں روشنی ڈالتے ہیں۔

پیام کہتا ہے۔ کہ یہ شخص (محمد رسول) گذشتہ سے پیوستہ سال لاہور اور قادیان خفیہ طور پر آیا اور دونوں فریقوں کی کتابیں خرید کر لے گیا جن کا فارسی میں ترجمہ کرکے وہاں کے لوگوں کو مطالب سے آگاہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سب کے سب لوگ بیعت فسخ کرکے غیر مبائعین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حالانکہ یہی بات سرے سے غلط ہے کہ وہ قادیان آیا۔ اور یہاں سے فریقین کی کتابیں خرید کر لے گیا۔

پھر یہ بھی غلط ہے کہ اس نے فریقین کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کرکے وہاں کے لوگوں کو ان کے مطالب سے آگاہ کیا ہے کسی کتاب کا فارسی میں ترجمہ کرکے کابل کے لوگوں کو نہیں سنایا پس جب یہ دونوں باتیں غلط ہو گئیں تو انکا نتیجہ جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ "سب کے سب میاں صاحب کی بیعت کو فسخ کرکے ہمارے ساتھ شامل ہو گئے" خود بخود غلط ہو گیا۔ چنانچہ جن صاحب کے آنے کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں وہ اس کے غلط ہونے کے متعلق حلفیہ شہادت دیتے ہیں۔

پس ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ غیر مبائعین کے جلسہ میں جو یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کابل کے سب کے سب احمدی میاں صاحب کی بیعت کو فسخ کرکے غیر مبائع ہو گئے ہیں۔ وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے اور اسمیں صداقت کا شائبہ بھی نہیں ہے

دوسری بات پیام نے یہ بیان کی ہے کہ "کابل میں شہید مرحوم جناب مولنا مولوی عبد اللطیف صاحب ہی سب سے پہلے احمدیت کا تخم لے کر آئے۔ اور آپ سے پہلے وہاں احمدیت کا نام ونشان تک نہ تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کو مجدد ومحدث ہی تسلیم کیا تھا۔ اور آپ کے بعد بھی جو لوگ وہاں احمدی ہو گئے۔ ان کے عقائد بھی وہی ہیں"

اس عبارت کو پڑھ کر غیر مبائعین کی عبرتناک حالت پر سخت افسوس آتا ہے۔ کہ انھوں نے اپنے غلط عقائد کو درست قرار دینے کے لئے حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب جیسے انسان پر جس نے خدا کی رضا اور حضرت مسیح موعود کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر دی تھی یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا نبی

اور رسول تسلیم نہیں کیا تھا۔ بلکہ محض مجدد اور محدث مانا تھا۔ اسکی تردید کئی طریق سے ہو سکتی ہے۔ لیکن اس وقت ہم شہید مرحوم کا اپنا ہی ایک قول پیش کرتے ہیں۔ جو انھوں نے اپنی اس تقریر میں فرمایا۔ جو قادیان سے ہو کر لاہور قیام فرمانے پر نماز جمعہ کے بعد گمٹی والی مسجد میں فرمائی تھی۔ آپ نے دوران تقریر میں بڑے زور سے فرمایا تھا کہ

"مسیح موعود محمد است و عین محمد است"

یہ الفاظ آج سے کئی سال پہلے ۱۷- اگست ۱۹۱۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں اور یہ وہ زمانہ ہے جبکہ غیر مبائعین کا باغی گروہ پیدا ہو چکا تھا۔ لیکن انکی طرف سے ان کے خلاف ایک لفظ تک شائع نہ ہوا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ جس انسان کے منہ سے علی الاعلان یہ الفاظ نکلے ہوں۔ اس کے متعلق کس منہ سے کہا جا سکتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کو صرف مجدد اور محدث سمجھا تھا۔ کیا مسیح موعود کو انھوں نے مجدد اور محدث سمجھکر ہی محمد است و عین محمد کہا تھا۔ اور کیا کسی ایسے انسان کی۔ جو صرف مجدد ہو یہ شان ہے کہ اسے محمد اور عین محمد کہا جائے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو غیر مبائعین کو اس غلط بیانی پر شرمانا چاہیے۔

اب رہی یہ بات کہ کابل کے لوگوں کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود خدا کے نبی اور رسول نہیں۔ بلکہ ایسے ہی محدث اور مجدد ہیں۔ جیسے امت محمدیہ میں کئی ایک ہوئے ہیں۔ اس کے غلط ہونے کے متعلق قبل میں آپ نے مولوی صاحب کی شہادت کافی ہے جو حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ کابل کے لوگ حضرت مسیح موعود کو خدا کا نبی اور رسول یقین کرتے ہیں۔ اور امت محمدیہ میں یہ درجہ پانے والا صرف آپ ہی کو مانتے ہیں۔

ان غلط بیانیوں کے بعد پیام صلح لکھتا ہے کہ "شہید مرحوم کو قتل کرنے کے بعد قاتلان شہید نے اس بات کی تحقیقات کی تھی۔ کہ شہید مرحوم نے جن عقائد پر جان دی ہے۔ وہ کہاں تک قابل پذیرائی ہیں۔ انھوں نے حضرت مسیح موعود کی کتب کو پڑھا۔ اور بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ شہید مرحوم نے حق کی پیروی میں شہادت پائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کابل میں اب بڑے بڑے لوگ احمدیت کو قبول کر چکے ہیں۔ اور ان سے کوئی تعرض نہیں کیا جاتا۔"

یہ بیان بھی بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ شہید مرحوم کے قاتلوں نے آج تک نہ کبھی تحقیقات کی ہے۔ نہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو پڑھا ہے۔ اور نہ وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ شہید مرحوم نے حق کی پیروی میں شہادت پائی ہے۔ اگر یہ باتیں صحیح ہیں۔ تو ہم پیام صلح کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ان بڑے بڑے لوگوں میں سے جو حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے قاتلوں میں سے ہیں۔ اور اب انھوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ چند کے نام پیش کرے۔ پھر اگر واقعہ میں ان بڑے بڑے لوگوں نے جو حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے قاتلوں میں سے ہیں۔ اب احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جاتا تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اسی جلسہ پر غیر مبائعین نے جہاں مختلف ممالک میں اپنے مشن قائم کرنے کی تجویز پاس کی ہے۔ وہاں کابل میں اپنا مشن بھیجنے کے متعلق کسی تیاری کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ جب انہیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کابل کے سب کے سب احمدی۔ جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت نہ کر کے ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اور وہاں کے ان بڑے بڑے لوگوں نے بھی احمدیت کو قبول کر لیا ہے جو پہلے حضرت شہید کی ... اور دشمن تھے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو جسکی بزرگی اور پارسائی کے وہ خود قائل تھے صرف احمدیت کی وجہ سے قتل کرا دیا تھا۔ ایسے لوگوں کا احمدی ہونا تو ایک ایسی کشش ہے جو نہیں بچا جا سکتا ... اس وقت تک مخالفت میں کسی قسم کی تخفیف نہیں ہوئی ... احمدی ہو جانے کو ایسا کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جاتا تو پھر کیوں غیر مبائعین سب کے سب وہ کوشش کابل کے لوگوں کو احمدی بنانے کے لئے نہیں کرتے۔ اور کیوں اپنا ایک خاص مشن تبلیغ کے لئے وہاں نہیں بھیجتے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے اسی جلسہ پر تبلیغ کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وہ مع اپنے دوسرے ساتھیوں اور خاص کر خواجہ کمال الدین صاحب کے جو حسن اتفاق سے ولایت سے واپس آ رہے ہیں کابل کے ملک میں پہنچکر اپنے عقائد کو پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر وہاں مستقل قیام نہیں فرمائیں گے تو کم از کم ہر سال گرمی کے موسم میں اپنا ہیڈ کوارٹر شملہ اور ایبٹ آباد کی بجائے خاص کابل شہر کو قرار دیں گے۔ کہ وہاں ان مقامات کی نسبت دنیاوی عیش و عشرت کے سامان بھی زیادہ میسر آ سکیں گے۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو ہم سمجھیں گے کہ واقعی کابل کے تمام احمدی ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اور وہاں کے بڑے بڑے لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے اور اب احمدیوں کو اس ملک میں ہر قسم کی آزادی اور آرام حاصل ہے۔ اور کوئی ان سے احمدیت کی وجہ سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرتا۔ لیکن اگر مولوی محمد علی صاحب نے اس طرف جانے کا نام تک نہ لیا اور نہ اس ملک میں اپنا کوئی مشن قائم کرنے کے لئے کسی اور کو بھیجا تو پھر اس میں کیا شک ہے۔ کہ جو کچھ کابل کے متعلق پیام نے بیان کیا ہے۔ وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ جو محض لوگوں کو دھوکے اور مغالطے میں ڈالنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ پیام صلح میں کابل کے متعلق جو کچھ شائع ہوا ہے اسے اگر مولوی محمد علی صاحب بھی صحیح اور درست سمجھتے ہیں۔ تو پھر کیوں وہاں ایک آدھ دفعہ ہی تشریف نہیں لے جائیں گے۔ اور اپنے عقائد سے وہاں کے لوگوں کو آگاہ نہیں کریں گے۔ کیا انھوں نے محض دکھاوے کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کہ باوجود کابل میں اس۔

قدر آسانیاں پیدا ہو جانے کے وہ نہیں جائیں گے۔ اور ایسے اچھے ملک میں جہاں کے ہزاروں لوگ ان کے ساتھ شامل ہو چکے ہیں اور جہاں کے بڑے بڑے لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جاتا ہے۔ اس ملک کے دوسرے لوگوں کو اپنے عقائد کی تبلیغ نہیں کریں گے۔ یہ تو انھوں نے پیام میں پڑھ ہی لیا ہے کہ

"کابل میں احمدی کے معنی ہی مبلغ اسلام کے سمجھے جاتے ہیں۔"

نیز یہ بھی کہا ہے۔

"وہاں یہ نہیں۔ کہ کوئی شخص احمدی ہو کر باقی دوسرے لوگوں سے چھپ کر گھر کے اندر بیٹھ رہے بلکہ کھلے بندوں وہ مسجدوں کے اندر جاتے ہیں۔ اور لوگ انکی احمدیت کی وجہ سے انکی بڑی عزت کرتے اور نماز میں اپنا امام بناتے ہیں۔"

پس جب وہاں احمدی کے معنی ہی مبلغ اسلام سمجھے جاتے ہیں اور وہاں کے لوگ ہر ایک احمدی کی بڑی عزت کرتے اور نماز میں اپنا امام بناتے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ مولوی محمد علی صاحب کی وہ لوگ عزت نہ کریں۔ اور انھیں نمازوں میں اپنا امام نہ بنائیں اور پھر جب انھیں یہ معلوم ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب ہمارے ملک کے احمدیوں کے امیر ہیں۔ تو پھر تو وہ انھیں آنکھوں پر بٹھالیں گے۔ اور کیا عجب ہے کہ امیر کابل انھیں اپنا نماز میں امام بنالیں۔ اس سے انھیں ایسی عزت حاصل ہو جائیگی۔ جس کے وہ ہمیشہ سے بھوکے ہیں۔ اور جس کی خاطر انھوں نے قادیان سے اپنا تعلق قطع کیا ہے ایسی حالت میں مولوی محمد علی صاحب کو ضرور ضرور لاہور چھوڑ کر شہر کابل کو اپنا مستقل ہیڈ کوارٹر قرار دینا چاہیے۔ کیونکہ لاہور میں آج تک باوجود ہزار حیلوں کے انھیں غیر احمدیوں نے کبھی نمازوں میں اپنا امام نہیں بنایا۔ اور نہ انھیں وہ مبلغ اسلام تسلیم کرتے ہیں۔ پس جس ملک میں ان کی اس قدر عزت ہو سکتی ہو اور جہاں تبلیغ کے لئے ایسا صاف میدان ہو وہاں ان کا نہ جانا بہت ہی قابل افسوس اور الفاظ کے اشاعت احمدیت کے دعووں کو بالکل باطل کرنے والا ہوگا۔ پس ہم ان کی طرف سے عنقریب اس قسم کا اعلان شائع ہونے کا نہایت شوق سے انتظار کریں گے۔ جس میں وہ کابل جانے کی خوشخبری سنائیں گے۔ لیکن اگر بفرض محال وہ ملک کابل میں تبلیغ کرنے کے لئے اپنے آپ کو بالکل وقف و ہی نہ کریں تو کیا وہ اپنے بے شمار ساتھیوں اور بڑے بڑے لوگوں کو اپنے دیدار فرحت آثار سے مسرت اندوز کرنے۔ اور اپنے مواعظ پر اثر سے بہرہ اندوز کرنے کے لئے کم از کم ایک دفعہ بھی وہاں تشریف نہیں لے جائیں گے۔ اگر انھوں نے ایسا نہ کیا یا ایسا کرنیکا ارادہ بھی ظاہر نہ کیا۔ تو یا تو یہ کہنا پڑیگا۔ کہ وہ باوجود اس قدر آسانیاں پیدا ہو جانے کے اپنے عقائد سے اہل کابل کو مستفیض نہیں کرنا چاہتے اور اس طرح ان کے تمام وہ دعاوی باطل ہو جائینگے۔ جو اشاعت احمدیت کے متعلق کرتے ہیں۔ یا یہ کہنا پڑیگا کہ کابل کے متعلق جو کچھ پیام نے شائع کیا ہے وہ ان کے نزدیک بھی درست اور صحیح نہیں ہے اور وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں جھوٹ اور غلط ہیں۔ کہ (۱) کابل کے سارے کے سارے احمدی ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ (۲) وہاں کے ان بڑے بڑے لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے جنہوں نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو قتل کر دیا تھا۔ (۳) یہ کہ کابل میں احمدی کے معنی مبلغ اسلام کے سمجھے جاتے ہیں۔ (۴) یہ کہ وہاں یہ نہیں کہ کوئی شخص احمدی ہو کر باقی دوسرے لوگوں سے چھپ کر گھر کے اندر بیٹھ رہے۔ بلکہ کھلے بندوں وہ مسجدوں کے اندر جاتے ہیں۔ اور لوگ انکی احمدیت کی وجہ سے بڑی عزت کرتے اور نماز میں اپنا امام بناتے ہیں۔

اس صورت میں کس قدر افسوس کا مقام ہو کہ یہ لوگ جن باتوں کو خود غلط اور جھوٹی سمجھتے ہیں ہمارے خلاف انھیں کو بڑے زور و شور سے پیش کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

سکھوں میں مردم پرستی

"لائل گزٹ" کے "بسنتی نمبر" میں سردار پورن سنگھ صاحب پروفیسر کیمسٹری، فارسٹ کالج ڈیرہ دون کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

"لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم مردم پرست ہیں۔ ہاں میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہم مردم پرست ہیں۔ کیونکہ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ ہم اس لامحدود خدا کو سوائے زندگی کی اس خدائی خوبصورتی کے اور کسی طرح محسوس نہیں کر سکتے۔ جو کہ ہمیں دسوں گورو صاحبان کی زندگیوں میں نظر آتی ہے۔ ہم اس طرح کی پرستش کو خدا کی پرستش خیال کرتے ہیں۔"

مندرجہ بالا الفاظ میں مردم پرستی کو جائز قرار دیتے ہوئے۔ جو دلیل پیش کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا سکھ صاحبان کے نزدیک دسوں گروؤں کے پیدا ہونے سے پہلے لوگ لامحدود خدا کو محسوس کرنے کے لئے یہی طریقہ استعمال کرتے تھے۔ اور اگر کرتے تھے۔ تو کیا سکھ صاحبان ان کو حق بجانب اور ان کی وہ "اس طرح کی پرستش کو خدا کی پرستش خیال کرتے ہیں" اگر نہیں تو کیوں۔ اور اگر کرتے ہیں پھر خود بھی کیوں ان کے نقش قدم پر چل کر انھیں انسانوں کی پرستش نہیں کرتے جن کی وہ کرتے ہیں مثلاً عیسائی صاحبان حضرت مسیح کو جو کہ انسان تھے خدا قرار دیکر ان کی پرستش کرتے ہیں۔ اب سکھ صاحبان کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ انھیں جھٹلائیں۔ کیونکہ وہ بھی انھیں کی طرح کہتے ہیں۔ کہ "ہم اس لامحدود خدا کو سوائے زندگی کی اس خدائی خوبصورتی کے اور کسی طرح محسوس نہیں کر سکتے۔ جو کہ ہمیں یسوع مسیح میں نظر آتی ہے" اسی طرح تمام وہ فرقے جو انسانوں کی پرستش کرتے ہیں۔ یہی کہتے ہیں۔ اس صورت میں سکھ صاحبان کو ان سب کو راستی اور صداقت پر سمجھنا چاہیے کیا وہ اس کے لئے تیار ہیں۔

گیہوں کی حالت

پنجاب گورنمنٹ کے احکام کے ماتحت کثیر مقدار میں گیہوں معمولی نرخ پر خریدی جا رہی ہے ۔ صوبہ کے اندر ریل کے ذریعہ گیہوں کی باربرداری سوائے ڈائرکٹر آف سول سپلائز کی اجازت کے بند کر دیگئی ہے ۔ تاکہ ان منڈیوں میں سے گیہوں باہر نہ جاسکے ۔ جہاں گورنمنٹ کے حکم سے اسکی خرید ہو رہی ہے ۔ اگرچہ گیہوں کی ایستادہ فصل کی حالت بہت امید افزا نہیں ۔ لیکن پچاس لاکھ ٹن اناج کا ذخیرہ آسٹریلیا میں برآمد کے واسطے پڑا ہے اس میں سے بہت سا حصہ برطانوی گورنمنٹ نے گذشتہ سالوں میں خریدا تھا ۔ جو بوجہ جہازوں کی کمی کے وہیں پڑا رہا تھا ۔ اب چونکہ تجارتی جہاز مل سکتے ہیں ۔ اس لیئے بہت جلدی ہندوستان میں گیہوں کی درآمد شروع ہو جائیگی ۔

کئی ہزار ٹن مکی اور پانچ سو ٹن دال پنجاب میں درآمد کے واسطے صوبجات متحدہ اور بہار میں اس وقت موجود ہے ۔ مکی کی خرید کے واسطے بہت کم درخواستیں آتی ہیں ۔ پنجاب میں اس کی درآمد کے واسطے صاحب ڈائرکٹر آف سپلائز کو درخواست کرنی چاہیئے ۔

برہما کے چاول کلکتہ میں بمقدار کثیر پنجاب کے واسطے خریدے جاسکتے ہیں ۔ جس کے لئے صاحب ڈائرکٹر آف سول سپلائز بنگال مقیم کلکتہ کے نام درخواست بھیجنی چاہیئے ۔

گیہوں اور چارہ

بارش کے بالکل نہ ہونے سے لوگ مواشی کے متعلق بہت پریشان ہو رہے ہیں ۔ اور نہ صرف تمام بارانی قطعات میں ہی چارے کی قلت محسوس کی جا رہی ہے ۔ بلکہ نہری اضلاع سے بھی اتنا فالتو چارہ دیگر اضلاع کے لیئے دستیاب نہیں ہو سکتا جتنا اس حالت میں ہوتا ۔ اگر بارش دسمبر میں ہو جاتی مہتمم صاحب چارہ کا خیال تھا کہ چارہ کی قیمت مقرر کر دیجائے لیکن سٹہ بازوں نے چارہ خرید خرید کر اپنے پاس اس قدر ذخیرہ فراہم کر دیا ہے ۔ کہ اب منہ مانگی قیمت پر فروخت کر رہے ہیں ۔ اس لیئے قیمت مقرر کرنا مشکل ہو گیا ہے لہذا مہتمم صاحب چارہ نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ فرداً فرداً چارے کی خرید کی اجازت نہ دیجائے ۔ اور سوائے اُن اشخاص کے جن کو ڈسٹرکٹ بورڈ خریداری کا حقدار قرار دیں ۔ کسی کے ہاتھ چارہ فروخت نہ کیا جائے ۔ امید ہے کہ اس طرح سے اُن سٹہ بازوں کو جو خود تو منافع اُٹھاتے ہیں مگر اپنے ہم وطنوں کا کوئی خیال نہیں کرتے آئندہ کے لئے ہوش آجائیگی ۔ نومبر اور دسمبر ۱۹۱۸ء میں گورنمنٹ نے لائلپور ۔ گورداسپور اور امرتسر کے اضلاع سے ۱۹۱۴ء کے قانون ۹ کی رو سے تین سو ٹن گیہوں پر قبضہ کیا ۔ اس وقت عام نرخ چھ روپے من سے قدرے زائد تھا ۔ مگر گورنمنٹ نے بیوپاریوں کو پانچ روپے من کے حساب سے قیمت ادا کی اور اس غلہ کو ارزاں دوکانوں کے حوالہ کر دیا تاکہ غربا کو گیہوں کم قیمت پر مل سکیں اس مداخلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ قیمت رک گئی ۔ منڈی کھل گئی اور سٹہ بازی بند تو نہیں ہوئی ۔ مگر بہت حد تک کم ضرور ہو گئی ۔ لیکن یہ اثر مقامی تھا ۔ اور اب زائل ہو رہا ہے ۔

ان اضلاع کے تجربات کو تسلی بخش پا کر گورنمنٹ نے تصفیہ کیا ہے ۔ کہ اس مداخلت کو جاری رکھنے کی اجازت دیجائے ۔ اور اس قانون سے وسیع طور پر فائدہ اُٹھایا جائے ۔ اس نے ایک ڈپٹی کمشنر کو اختیارات دیئے گئے ہیں کہ

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ سے دعا کرو نیکی کی توفیق مانگو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ
فرمودہ ۱۷ - جنوری - ۱۹۱۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ۔

انسان کے لیئے ایک کھلا اور صاف رستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے ۔ اور وہ رستہ ایسا ہے کہ جس پر چل کر انسان بلا روک ٹوک بلا خدشہ ۔ بلا کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے بلا ناامیدی کے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے ۔ جس تک پہنچنا انسان کی پیدائش کا مقصد ہے ۔ لیکن اگر اسے کوئی دقت پیش آتی ہے ۔ اگر کسی مشکل سے سامنا ہوتا ہے ۔ تو وہ اس کے نفس سے پیدا ہوتی ہے ۔ اسے ناکامی اس لیئے نہیں ہوتی ۔ کہ خدا نے اسے رستہ غلط بتایا ہے ۔ بلکہ اس لیئے کہ وہ خود غلط رستہ پر چلتا ہے ۔ وہ نامراد اس لیئے نہیں رہتا کہ اس کے لیئے عمدہ تدبیر نہیں ۔ تدبیر تو ہے ۔ مگر وہ غلط تدبیر اختیار کرتا ہے ۔ اسی طرح وہ دکھ میں اس لیئے نہیں پڑتا کہ اس کا کوئی علاج نہیں ۔ علاج ہے ۔ لیکن وہ غلط علاج شروع کر دیتا ہے ۔

اگر صحیح طریق اختیار کیا جائے ۔ تو کبھی ناامیدی نہیں ہو سکتی ۔ پس کامیاب ہونے کے لیئے صحیح رستہ کی تلاش کیجائے ۔ اور وہ صحیح رستہ سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہی انسان گر جائے نہیں مل سکتا کہتے ہیں دعا مفید چیز ہے ۔ اور

اس میں کیا شک ہے۔ کہ واقعی دعا نہایت ہی عمدہ اور مفید چیز ہے۔ مگر بعض وقعہ دعا کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ انسان بارہا سمجھتا ہے۔ کہ اس کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ ان مشکلات سے گزر جائے۔ مگر اس کو کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ وہ جانتا ہے کہ دعا ایک کارگر چیز ہے مگر سستی اسے ادھر متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ پس دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ جب انسان خدا کے حضور گر پڑے۔ تو اس کو دعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ جب دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ تو جب وہ دعا کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ تو اس مقصد کے لئے کیوں دعا نہیں کر سکتا جو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر کام کے لئے ذرائع ہوتے ہیں۔ دعا کے لئے جوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جوش پیدا کرنے کے لئے زبان ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے۔ تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے۔ اور یہی بات ہے جسکو ایاك نعبد و ایاك نستعین میں ادا کیا گیا ہے۔ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جب انسان اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے۔ تو خدا کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور اسے درد اور اضطراب کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اللہ تعالےٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ اور دعا کرنے کی سچی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم اس کے انعامات کے وارث ہو سکیں۔ اور ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف سے بچ جائیں۔

ولایت میں تبلیغ اسلام

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے مرسلہ تازہ کوائف

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈاک ہند ڈاک ہند ابھی تک پندرہ روزہ ملتی ہے۔ ۳۰- نومبر کو ہندوستان کے خطوط رسالہ ریویو انگریزی کے چار بنڈل اور الفضل مورخہ ۵- و ۸- اکتوبر ملے خطوط ۲۵- ستمبر اور ۸- اکتوبر کے درمیان کے لکھے ہوئے ہیں۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ چند ماہ تک ڈاک پھر ہفتہ وار ہو جائے۔ بلکہ تعجب نہیں کہ ہوائی جہازوں میں ڈاک آنے اور جانے لگے۔ فرانس اور انگلستان کے درمیان ہوائی جہاز کی ڈاک کا سلسلہ قائم کرنے پر تو گورنمنٹیں باہمی مشورہ کر رہی ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ یہ سلسلہ وسیع ہو جائے۔ برادرم مکرم احمد صاحب کالی کٹی کے خط ایک عرصہ کے بعد پھر آنے لگے ہیں۔ مگر ایسے ایام میں کہ عاجز بسبب سردی بہت کام کرنے کے لائق نہیں۔ ان کے واسطے دعا کرتا ہوں۔

مکرمی سیٹھ علی محمد صاحب کا خط بنگلور سے ملا۔ ان کے واسطے بہت دعا کی ہے۔ برادر مکرم بابو اکبر علی صاحب ہیں۔ جو ہر ڈاک میں عاجز کو یاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے صدق اور اخلاص کی خود ہی جزا ہو۔ پارسل کھجوروں کا جو اُنھوں نے ارسال فرمایا تھا۔ وہ بہت جگہ "تالیف قلب اور تبلیغ کا ... ذریعہ بنا برادر محمد غوث صاحب کا خط ملا۔ اُس میں جو مولنا صاحب کے خط کا ذکر ہے۔ وہ اس کے ساتھ نہیں آیا۔ لکھنؤ سے مرزا کبیر الدین احمد صاحب کے محبت نامے خاص طور پر لطف دیتے

والے ہوتے ہیں۔

ملکہ معظمہ کا خط اعلان فتح کے بعد شاہ جارج پنجم اور ملکہ معظمہ میری نے شہر لنڈن میں ایک دورہ کیا۔ لوگ جوق در جوق راستوں اور بازاروں اور پارکوں میں جمع ہو کر بادشاہ اور ملکہ کو مبارکباد دیتے۔ اور ہرّے اور چیرز دیتے۔ چونکہ شہر بڑا ہے اس واسطے کئی دن تک یہ دورہ رہا۔ اور ایک دن اس طرف کی بھی باری آئی۔ جس طرف ہم رہتے ہیں اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ شاہی سواری اسٹار اسٹریٹ کے پاس سے گذرنے والی ہے راستہ دونوں طرف مردوں اور عورتوں کے ہجوم سے بھر گیا۔ ایک چھوٹا سا جھنڈا ہاتھ میں لے کر میں باہر نکلا۔ اور اپنے مکان کے قریب ہی سر راہ کھڑا ہوا۔ شاہی موٹر جو پیچھے سائز کا تھا۔ اور آہستگی سے چل رہا تھا۔ جب میرے قریب پہنچا تو میں نے بھی جھنڈا ہلایا۔ اور سلام کیا۔ جس طرف میں کھڑا تھا اُس طرف ملکہ معظمہ اور شاہزادی میری بیٹھی تھیں۔ ہر دو نے نہایت بشاشت سے سلام کا جواب دیا۔ اور جب تک گاڑی سامنے رہی میری طرف غور سے دیکھتی رہیں۔

اُسی شام کو میں نے ملکہ کو مبارکباد فتح کا ایک خط لکھا۔ اور اسٹار اسٹریٹ کے پاس سے گذرنا اور میرے سلام قبول کرنے کا شکریہ تھا۔ اور ساتھ ہی یہ ظاہر کر کے۔ کہ اس جنگ کی پیشگوئی اور فتح کے واسطے دعا حضرت نبی اللہ احمد نے کئی سال قبل کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فوٹو جو غالباً ۱۹۰۳ء میں لیا گیا تھا اور اُس میں عاجز حضرت مسیح موعود کے قدموں میں بیٹھا ہوا ہے۔ ملکہ کے واسطے اور ساتھ ہی ایک فوٹو ملکہ معظمہ کے واسطے بھیجا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ ملکہ معظمہ نے ہر دو فوٹو قبول کئے جس کی اطلاع ملکہ کے پرائیویٹ سکرٹری نے ۱۹-

نومبر کے خط میں مجھے دی۔ اس شاہی خط کی نقل بھی دربار خلافت میں بھیج دیگئی ہے۔ ہر دو فوٹو پر بھی یہ الفاظ لکھ دیئے گئے تھے۔ کہ یہ حضرت نبی اللہ احمد کا فوٹو ہے۔ جنہوں نے پہلے سے جنگ کی پیشگوئی اور تاج برطانیہ کے واسطے دعا کی تھی۔

وزیر اعظم کو مبارکباد

ایسا ہی ایک خط مبارکباد صلح کا پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم سلطنت برطانیہ کو لکھا گیا تھا۔ ان کی طرف سے بھی شکریہ کا خط ۱۸- نومبر کو لکھا ہوا ملا۔ اس کی نقل بھی دربار خلافت میں پیش ہونے کے واسطے ارسال کی گئی ہے۔

بائیبل میں ترمیم کرو

اخبار ٹائمز مورخہ ۲- نومبر ۱۹۱۸ء راوی ہے۔ کہ ڈین صاحب ایلائی نے زائن کالج میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا (ڈین کالج کے پادری صاحب کو کہتے ہیں) کہ بائیبل میں بعض ایسے باب ہیں۔ جن کا پبلک میں پڑھنا ممکن نہیں۔ جب تک کہ اُن میں سے بعض الفاظ نکال نہ دیئے جائیں۔ یا تبدیل نہ کئے جائیں۔ پادری صاحب کا اشارہ زیادہ تر زبور نمبر ۶۹ و ۱۰۹ اور ۱۳۷ کی طرف ہے۔ چونکہ زبور گرجوں میں بطور دعا کے ضرور پڑھی جاتی ہے۔ اس واسطے پادری صاحب کی رائے ہے۔ کہ کتاب الدعا میں سے یہ عبارات خارج کر دیجائیں۔ ہم ناظرین کی واقفیت کے واسطے ان عبارتوں میں سے کچھ یہاں نقل کر دیتے ہیں۔

(۱) زبور نمبر ۶۹- آیات ۲۲ تا ۲۸

اپنے دشمنوں کے متعلق بد دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ

ایسا کر کہ اُن کا دسترخوان ان کے لئے پھندا ہو۔ اور جو کچھ ان کی بہتری کے لئے ہے ان کے پھنسانے کا دام ہووے۔ انکی آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ تاکہ نہ دیکھیں۔ اور انکی کمریں سدا کانپتی رہیں۔ اپنا غضب اُن پر انڈیل دے۔ اور تیرا قہر شدید اُنھیں پکڑے۔ ان کا محل اُجاڑ ہو جائے۔ ان کے خیموں میں رہنے والا کوئی نہ رہے۔ کیونکہ وے اسکو جو تیرا مارا ہوا ہے۔ ستاتے ہیں اور تیرے زخمیوں کی تکلیف باتوں سے بڑھاتے ہیں۔ ان کے گناہ پر گناہ بڑھا اور انھیں اپنی صداقت میں داخل ہونے نہ دے۔ انھیں زندوں کے دفتر سے میٹ دے اور صادقوں کے درمیان ان کو قلمبند نہ کر۔“

یہ زبور کے الفاظ ہیں۔ جن کو پادری صاحب بائیبل سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کیا ایام جنگ میں اور جنگ بھی وہ جس میں ہر دو فریق عیسائیت کے مدعی تھے۔ ہر ایک فریق اپنے مخالف کے واسطے ایسی ہی ہلاکت نہیں چاہتا تھا۔ جیسا کہ ان دعاؤں کا منشاء ہے۔ پس جب ایک دنیوی تنازع کے سبب ہمارا دشمن ایسی تباہی کا مستحق ہے۔ تو پھر ایک خدا کے پیارے نبی کے ناحق دکھ دینے والے کے حق میں ایسے الفاظ کیونکر نامناسب ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ممکن ہے کہ تراجم میں بھی کچھ غلطی ہو۔ اور اصلی عبارت زبور میں بھی فرق آگیا ہے۔ کیونکہ بائیبل پر بہت سے تغیرات واقع ہو چکے ہیں۔ جن کے سبب وہ اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہی۔ خود عیسائی محققین اس امر کے قائل ہیں۔

(۲) زبور ۱۰۹ آیت ۶ تا ۱۵- دشمن کے حق میں بد دعا۔

” تو ایک شریر کو اسپر مقرر کر اور اُس کے دہنے ہاتھ شیطان کھڑا رہے۔ کہ جب اُسکی عدالت کی جاوے۔ تو وہ مجرم ٹھہرے۔ اور اسکی دعا گناہ گنی جاوے۔ اس کے دن تھوڑے ہوویں۔ اس کا عہدہ دوسرا پاوے۔ اس کے بچے یتیم ہو جاویں۔ اور اسکی جورو بیوہ ہو جاوے۔ اس کے بچے سدا آوارہ رہیں۔ اور بھیک مانگیں۔ وے اپنے ویرانوں سے خوراک ڈھونڈتے پھریں۔ قرض خواہ سب کچھ جو اس کا ہو پکڑے جائے۔ اور پردیسی اسکی کمائی کو لوٹ لیویں۔ کوئی اس پر ترس نہ کھاوے۔ اور کوئی نہ ہو جو اس کے یتیموں پر رحم کرے۔ اس کی نسل باقی نہ رہے۔ اور دوسری پشت میں اس کا نام مٹایا جاوے۔ اُس کے باپ دادوں کی بدکاری خداوند کے حضور مذکور ہے۔ اور اسکی ماں کا گناہ مٹایا نہ جاوے وے نت خدا کے آگے موجود ہیں۔ اور وہ زمین پر سے اس کا تذکرہ نابود کر دے۔

(۳) ” اے بابل کی بیٹی۔ جو خارت ہونے والی ہے مبارک وہ جو تجھ سے اس سلوک کا جو تو نے ہم سے کیا انتقام لیوے۔ مبارک وہ جو تیرے لڑکوں کو پکڑ کے پتھروں پر پٹک دیوے۔ (زبور ۱۳۷ آیات ۸- و ۹)

اللھم انا نعوذ بک من غضبک و سخطک

ایک عرب تو احمدی

عرب کے ایک فاضل علاقہ یمن کے رہنے والے کسی اتفاق سے یہاں نکلے ہیں۔ میں نے انھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند عربی کتابیں مطالعہ کے واسطے دیں۔ اور تبلیغ کرتا رہا۔ آخر اللہ تعالےٰ کے فضل نے انکی دستگیری کی اور وہ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ ان کا اسم شریف عبدالرحیم بن قاسم ہے۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے۔ اور ان کے ذریعہ سے اوروں کو بھی راہ مستقیم پر لاوے۔ آمین۔ ان کی درخواست بیعت اسی ڈاک میں بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ ارسال کر دیگئی ہے۔ (پہنچ گئی ہے۔ اڈیٹر)

لنڈن کے رستوں میں حوادث

شہر لنڈن کی سڑکیں فراخ گاڑیوں کے لئے الگ سڑک۔ پیدل چلنے والوں کے لئے الگ دائیں جانے والی گاڑیاں ایک طرف چلتی ہیں۔ بائیں والی دوسری طرف درمیان میں

ستون اور نشان کھڑے کئے ہوئے ہیں جہاں سڑکیں ایک دوسرے سے گذرتی ہیں۔ وہاں ہوشیار پولسمین کھڑے ہیں۔ جو ایسا انتظام رکھتے ہیں کہ گاڑیاں ٹکرانے نہ پائیں۔ باوجود ان احتیاطوں کے اوسطاً قریباً دو آدمی روزانہ راستوں کے حوادث سے ہلاک ہوتے ہیں حساب کشنر نے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اور ۲۶- نومبر ۱۹۱۸ء کے ڈیلی ٹیلی گراف میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے مطابق حوادث کی تفصیل ذیل ہے

سال	ہلاک	زخمی
۱۹۱۴ء	۶۳۹	۳۵۴۷۰
۱۹۱۵ء	۸۵۱	۲۵۸۶۷
۱۹۱۶ء	۸۳۳	۲۳۰۹۱
۱۹۱۷ء	۶۷۵	۱۸۱۷۳

اتحادی بادشاہوں اور پریزیڈنٹوں کو تبلیغ

میں نے مناسب سمجھا کہ صلح کی مبارکباد کے خطوط

ان سب سلاطین اور پریزیڈنٹوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے لکھے جائیں جو جنگ میں ہماری سرکار برطانیہ کے طرفدار تھے اور آخر کامیاب ہوئے چنانچہ سب کو خطوط لکھے گئے۔ اور ہر خط کیساتھ ایک نسخہ کتاب تحفۃ الملوک بطور تحفہ کے روانہ کیا گیا۔ ان تمام خطوط کا مضمون قریباً ایک ہے۔ بطور نمونہ ایک خط کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

بخدمت ہز مجسٹی شاہ البرٹ آف بلجیم

"یور مجسٹی کی خدمت میں باادب عرض ہے۔ میں اس ملک میں جماعت احمدیہ کا (جس جماعت کی ایک بڑی تعداد نے جنگ میں سرگرم حصہ لیا ہے) ایک نمائندہ ہونے کے لحاظ سے حضور کو اور تمام بلجین قوم کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ جنگ کے کامیاب سرانجام پر جو اتحادیوں کو حاصل ہوا ہے حضرت نبی اللہ احمد ساکن قادیان ہندوستان نے ۱۹۰۵ء میں اس جنگ کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ اور تاج برطانیہ کی فتحمندی کے واسطے دعا کی تھی۔ جو گویا تمام اتحادیوں کے لئے تھی۔ وہ خدا کا برگزیدہ تھا۔ اُس کی دعائیں قادر خدا کے حضور قبول ہوتی تھیں۔ اور یہ صلح اس مقدس انسان کی سچائی کا ایک اور ثبوت ظاہر ہوا ہے۔

میں باادب ایک نسخہ کتاب "تحفۃ الملوک" جو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت محمود کی تصنیف ہے۔ حضور کے واسطے ہمراہ ہذا پیش کرتا ہوں۔ میں ہوں آپ کا فرمانبردار

مفتی محمد صادق

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ پی۔ الیف۔ پی۔ سی۔ لنڈن

احمدی مشنری

اس مضمون کے خطوط مع کتاب مفصلہ ذیل حکمرانوں کو روانہ کئے گئے ہیں۔

(۱) ہز مجسٹی وکٹر عمانوئیل ثالث شاہ اٹلی
(۲) ہز مجسٹی البرٹ شاہ بلجیم
(۳) ہز مجسٹی پیٹر اول شاہ سرویا
(۴) ہز مجسٹی یوشی ہوٹو۔ قیصر جاپان
(۵) مانسیور پونکیر۔ صاحب پریسیڈنٹ فرانس
(۶) مسٹر ولسن پریزیڈنٹ امریکہ
(۷) ڈاکٹر مخوڈو پریزیڈنٹ پرتگال
(۸) ہز مجسٹی فرڈی ننڈ اول شاہ رومانیا
(۹) ہز مجسٹی نکولس شاہ مانٹی نیگرو۔
(۱۰) ہز مجسٹی الگزینڈر شاہ یونان
(۱۱) ہز ہائی نس سلطان فواد پاشا مصر
(۱۲) ہز مجسٹی شاہ چو خا ماہا وجی راواد شاہ سیام
(۱۳) سنیور راڈری گیوال ویس پریزیڈنٹ برازیل
(۱۴) فینگ کنوچانگ پریزیڈنٹ سلطنت چین
(۱۵) جنرل ماریو جی نیو کال۔ پریزیڈنٹ جمہوریت کیوبا
(۱۶) آنزیبل ڈی بی ال ہورڈ پریزیڈنٹ جمہوریت لائی بیریا۔
(۱۷) ڈاکٹر راما ایم وال ڈبس پریزیڈنٹ جمہوریت پاناما
(۱۸) مانسیور سوڈ رسے ڈارٹی گیوناوسے پریسیڈنٹ جمہوریت یو اسے ٹی۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان ۱۸ حکمرانوں کو حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر پہنچانے اور کتاب تحفۃ الملوک بھیجنے کا موقعہ ہاتھ آیا۔ ان میں سے شاہ سرویا کے لنڈنی وزیر لیگیشن کی طرف سے شکریہ کا خط بھی آیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ شاہ پیٹر اس خط اور کتاب تحفۃ الملوک کو بہت قدر دانی کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ فالحمد للہ

درخواست دعا

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم رحم۔ فضل علم ستاری اور غفاری۔ سے ہماری پردہ پوشی فرمائے۔ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہماری کمزوریوں پر بخشش ہو۔ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں۔ اور ہمارے مقاصد اس کی پاک رضامندی کے لئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مخلصین صادقین صالحین کی جماعت عطا فرماوے۔ ہم متقیوں کے امام ہوں۔ ہماری لغزشیں اور فروگذاشتیں بخشی جائیں۔ برحمتك یا ارحم الراحمین۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ولا تجعلنا منھم آمین۔

والسلام عاجز محمد صادق عفا اللہ عنہ

۳ دسمبر ۱۹۱۸ء لنڈن

جناب مفتی صاحب موصوف کے مندرجہ بالا مضمون سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے ولایت میں تبلیغ کا دائرہ کس قدر وسیع ہو رہا ہے۔ اور اس کے لئے کس قدر اخراجات کی ضرورت ہے

خواتین ہند کے نام ملکۂ معظمہ کا پیغام

"کچھ عرصہ ہوا میں نے سلطنت برطانیہ کی خواتین کے نام ایک پیغام بھیجا تھا۔ جس میں شکریہ اور اُمید کا اظہار تھا۔ اب میں اسی سلسلہ میں خواتین ہند کے نام ایک خاص پیغام بھیجتی ہوں۔ میرے الفاظ گو مختصر اور سادہ ہیں لیکن دل سے نکلے ہوئے ہیں

میں جانتی ہوں۔ کہ اپنے ملک کے قدیم رسم و رواج کے مطابق جن کا احترام ان کے لئے لازم ہے۔ خواتین ہند بیرونی اور صنعتی کاموں میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ جس طرح کہ دیگر حصص سلطنت میں ان کی بہنوں نے ایسے وقت میں اپنے گھروں کے اُداس گوشوں میں حصہ لیا تھا۔ جبکہ وطن کی حفاظت کے لئے ان کے بہادر مرد میدان جنگ کو چلے گئے تھے۔ ہندوستان کی عورتوں کو جدائی کی تلخی اور مصیبت برداشت کرنی پڑی ہے۔ اور اُنھوں نے اپنے دور اُفتادہ رشتہ داروں کی خبر نہ پاکر اور واقعات جنگ سے ناواقف رہکر تفکر و غم کے دن۔ اور مہینے گذارے ہیں شدت جنگ کے دوران میں ان کی قوت برداشت کے متعلق مختلف اطراف سے مجھ تک ایسی خبریں پہنچی ہیں۔ جنہوں نے میرے دل کو جذبات شکر و تحسین سے بھر دیا ہے۔ ان میں سے اکثر خواتین نے اس سے بھی زیادہ کر دکھایا ہے۔ چنانچہ مجھے ایسے خطوط کی اطلاع ملی ہے۔ جن میں ہندوستانی خواتین نے میدان جنگ پر گئے ہوئے شوہروں بھائیوں اور بیٹوں کو تاکید سے لکھا ہے کہ جنگ میں بہادری کا ثبوت دیں۔ مصیبت سے ہراساں نہ ہوں۔ اور ملک اور بادشاہ کی وفاداری میں زندگی کو قربان کرنے میں بھی دریغ نہ کریں۔

تواریخ ہند کے صفحے عہد گذشتہ کی مستورات کی جانبازی اور شجاعت کے کارناموں سے پر ہیں۔ اور اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ جذبہ ابھی تک بدستور ہندوستان میں قائم ہے۔ خواتین ہند ہمدردی و خیرات کے لئے بھی شہرۂ آفاق ہیں۔ اور میں اس حقیقت سے لاعلم نہیں ہوں کہ وہ اس بربادی سے بغایت متاثر ہوئی ہیں جو جنگ کے تباہ کن ہاتھوں نے بہت سے گھروں میں برپا کی ہے۔ زخمیوں اور بیماروں کی امداد کرنے اور اپنے غریب ہمسایوں کی مصیبت میں ان کا ہاتھ بٹانے میں وہ ہمیشہ مستعد رہی ہیں۔

مجھے اس بات سے مسرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ خواتین ہند کی ترقی و بہبودی کے لئے بہت سے حالات رونما ہو گئے ہیں۔ اور میں ایسی ہر تجویز کو انتہائی دلچسپی اور ہمدردی کے ساتھ دیکھتی ہوں۔ جس کا یہ مقصد ہو کہ تعلیم و تربیت حاصل کرنے میں ان کو زیادہ آسانی حاصل ہو۔ یا شفاخانوں یا ان کے گھروں میں اُن کو عورتوں کے ذریعہ ہی مناسب طبی امداد ملے۔ یا ان کے مفاد و عمل کا دائرہ وسیع تر ہو اور ان کو قانون کی مناسب حفاظت میسر آئے۔"

اُمید ہے۔ کہ حضور ملکہ معظمہ کا یہ اعلان خواتین ہند شکر و امتنان کی نظر سے دیکھیں گی اور انکی ترقی و بہبودی کے لئے جو بہت سے حالات رونما ہو گئے ہیں ان سے مستفید ہونے کی اُمید رکھینگی۔

نظم

آوازِ حق شناس

(از مولوی محمد یعقوب صاحب چاٹگام از چھتاری)

جانِ من تا کے بمانی از رہِ حق بے خبر
چشمِ عبرت وا بکن حاصل بکن نورِ بصر

تا کجا این بیہشی ایں خواب ہم تا بکے
مات عیسیٰ جاء مہدی اسمعوا ہذا الخبر

منکرِ احمد مشو در قادیاں رو با خلوص
بیں کہ می بارد در اینجا نورِ حق شام و سحر

مومنِ کامل اگر خواہی ۔ بباشی نزدِ حق
شو مطیعِ مہدیٔ دوراں مسیحِ ذی القدر

مفتیا فتویٰ نویسی از پئے تشہیرِ خویش
زیں عمل ہرگز نیابی، ہیچ پایہ مجز خطر

فتویٔ تکفیرِ عیسیٰ از سفاہت می دہی
ایں چنیں فتویٰ نویسی مے برد اندر سقر

احمدِ مختار اندر جلوۂ حسنِ مسیح
در جہاں آمد بشان و شوکت و با زیب و فر

در وفاتِ ابنِ مریم ہیچ شک در بیت نیست
شاہدش قولِ خدا۔ ہم گفتۂ خیر البشر

باز گر انکارِ موتِ ابنِ مریم میکنی
نیستی مومن یقیناً ملتے داری دگر

قولِ مشرک ترک کردہ احمدی مسلم بشو
تا کنی فتحِ طلالت را ہمہ زیر و زبر

در گروہِ مہدیٔ دوراں مسیحِ حق بیا
پس بمیداں بیابی ! یقیں فتح و ظفر

پندِ یعقوب از سماعِ ہوش بشنو ای عزیز
الحذر از فتنۂ ایں دورِ آخر الحذر

مذکورہ بالا نظم جن صاحب کی ہے۔ وہ ایک عربی مدرسہ کی اعلیٰ جماعت کے متعلم ہیں۔ اور اب معہ اپنے ایک اور ساتھی کے یہاں آ گئے ہیں۔

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے نام محفوظ رکھنے کی اسوقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنیوالوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہوسکتے ہیں۔ ان کو شائع کردیا جاتا ہے۔ اور انھیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

دسمبر ۱۹۱۸ء

نمبر	نام	مقام
۱۶۷۵	چراغ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۶۷۶	مہردین صاحب	〃 〃
۱۶۷۷	جلال دین صاحب	〃 〃
۱۶۷۸	نصردین صاحب	〃 〃
۱۶۷۹	شیر محمد صاحب	〃 〃
۱۶۸۰	مکھن صاحب	〃 〃
۱۶۸۱	نظام الدین صاحب	〃 〃
۱۶۸۲	خان محمد صاحب	〃 〃
۱۶۸۳	بھری صاحبہ	〃 〃
۱۶۸۴	نور بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۶۸۵	لعل دین صاحب	〃 〃
۱۶۸۶	قدرت علی شاہ صاحب	〃 گجرات
۱۶۸۷	والدہ صاحبہ	〃 〃
۱۶۸۸	بشیر الدین صاحب	بمبئی
۱۶۸۹	سیدی	ضلع فیروزپور
۱۶۹۰	خدابخش صاحب	〃 〃
۱۶۹۱	لکھا صاحب	〃 〃
۱۶۹۲	خاتون صاحبہ	〃 〃
۱۶۹۳	عائشہ صاحبہ	〃 〃
۱۶۹۴	نور محمد صاحب	〃 〃
۱۶۹۵	دین محمد صاحب	ضلع فیروزپور
۱۶۹۶	راؤ صاحب	〃 〃
۱۶۹۷	علی محمد صاحب	〃 گورداسپور
۱۶۹۸	محمد الدین صاحب	〃 لاہور
۱۶۹۹	غلام محمد صاحب	〃 〃
۱۷۰۰	چودھری عمر حیات صاحب	〃 〃
۱۷۰۱	رحمت علی صاحب	〃 〃
۱۷۰۲	دین محمد صاحب	〃 〃
۱۷۰۳	محلاں	〃 〃
۱۷۰۴	فاطمہ صاحبہ	〃 〃
۱۷۰۵	امام بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۷۰۶	راج بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۷۰۷	نور بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۷۰۸	کرم بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۷۰۹	جوائی	〃 〃
۱۷۱۰	بھاگ بھری صاحبہ	〃 〃
۱۷۱۱	حاکم بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۷۱۲	نذیر احمد صاحب	〃 گورداسپور
۱۷۱۳	حبیب خان صاحب	سہارنپور
۱۷۱۴	مراد بی بی صاحبہ	ضلع جالندھر
۱۷۱۵	حشمت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۷۱۶	مساۃ ربی صاحبہ	〃 〃
۱۷۱۷	مولوی اللہ دتا صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۷۱۸	اہلیہ عزیز احمد صاحب	لاہور
۱۷۱۹	ماسٹر بشارت علی صاحب	ضلع جالندھر
۱۷۲۰	اہلیہ صاحبہ سید عابد حسین صاحب بی۔ اے	مین پوری
۱۷۲۱	سید بوڑھے شاہ صاحب	ضلع گورداسپور
۱۷۲۲	اسمعیل صاحب	فتیانہ
۱۷۲۳	خوشی محمد صاحب	اورنگ آباد
۱۷۲۴	محمد تاج صاحب	گجرات
۱۷۲۵	سلطان بیگم صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب	〃 〃
۱۷۲۶	علی محمد صاحب	〃 〃
۱۷۲۷	سلطان بیگم زوجہ علی محمد صاحب	〃 〃
۱۷۲۸	اہلیہ عمردین صاحب	لدھیانہ
۱۷۲۹	فضل احمد صاحب	ضلع لدھیانہ
۱۷۳۰	عظمت	〃 〃
۱۷۳۱	عبداللہ صاحب	〃 〃
۱۷۳۲	محکم دین صاحب	〃 〃
۱۷۳۳	عبداللہ صاحب	کشمیر
۱۷۳۴	میاں محمود صاحب	ڈیرہ غازیخان
۱۷۳۵	اہلیہ چودھری عبداللہ خان صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۷۳۶	محمد ارشاد صاحب	بمبئی
۱۷۳۷	اسمعیل صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۷۳۸	سلطان بخش صاحب	〃 〃
۱۷۳۹	کرم الٰہی صاحب	〃 〃
۱۷۴۰	امام الدین صاحب	〃 〃
۱۷۴۱	نور محمد صاحب	〃 〃
۱۷۴۲	امام الدین صاحب دویم	〃 〃
۱۷۴۳	والدہ صاحبہ امام الدین	〃 〃
۱۷۴۴	فتح محمد صاحب	〃 لاہور
۱۷۴۵	محمد احسان صاحب	〃 انبالہ
۱۷۴۶	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ملتان	شاہ پور
۱۷۴۷	منشی محمد یوسف علی صاحب	〃 〃
۱۷۴۸	داروغہ محمد جمیل صاحب	منٹگمری
۱۷۴۹	خیر الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۷۵۰	نور بھری صاحبہ	〃 منٹگمری
۱۷۵۱	چودھری محمد شریف صاحب	〃 〃
۱۷۵۲	بکھاں	ضلع لائل پور
۱۷۵۳	ولایت بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۷۵۴	گیندا صاحب	ضلع جالندھر
۱۷۵۵	جلال الدین صاحب	〃 〃
۱۷۵۶	عبداللہ صاحب	〃 〃
۱۷۵۷	اہلیہ جلال الدین صاحب	〃 〃
۱۷۵۸	محمد فیروز الدین صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۷۵۹	شیخ صدر الدین صاحب	ملتان
۱۷۶۰	خضر محمد صاحب	لائلپور
۱۷۶۱	اقبال بیگم صاحبہ	ضلع پشاور
۱۷۶۲	سلامت بی بی صاحبہ	〃 ملتان

تار برقی خبریں

حجاز میں جنگ کا خاتمہ - لندن ۱۶-جنوری - قاہرہ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ فخری پاشا نے ٹرکی کے ساتھ عارضی صلح کی شرائط کے مطابق شاہ حسین کے سامنے ہتھیار رکھ دیئے ہیں - اس تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ یہ قلعہ گیر فوج مرکز سے بہت دور ہو گئی تھی - اس لئے اسے اجازت دی گئی کہ وہ قسطنطنیہ سے خاص طور سے نامہ و پیام کرے - اس وقت حجاز ترکی قلعہ گیر فوج سے بالکل پاک و صاف ہے امیر عبد اللہ . . . . . . شاہ حجاز کے نائب کی حیثیت سے ۱۳-جنوری کو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور وہاں کے باشندوں نے گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا - وہ آنحضرت کے روضۂ اطہر میں گئے اور وہاں نماز ظہر ادا کی -

سپارٹکس گروہ کی شکست اسٹرڈم ۱۶-جنوری - برلن سے کل کی تاریخ کا ایک تار مظہر ہے - کہ فوجوں نے موبٹ کے علاقے کو سپارٹکس گروہ سے بالکل صاف کر دیا ہے - اور ان کی بڑی تعداد کو گرفتار کر لیا ہے - اور خفیف سے مقابلہ کے بعد سامان حرب پر قبضہ کر لیا - گذشتہ شب شہر میں عام خاموشی تھی - اسٹرڈم - ۱۷-جنوری - ایسن کی سوویٹ جماعت نے کوئلہ کی کانوں پر قبضہ کر لیا ہے -

اٹلی کے مطالبات صلح - لندن ۱۷-جنوری - مسٹر ولسن نے اپنے قیام روما کے زمانے میں سینیر بسالیٹی سے بھی ملاقات کی جو وزارت سے اس لئے مستعفی ہو گئے ہیں کہ برن سونینو چاہتے ہیں - کہ اس خفیہ عہد نامہ کے شرائط پر عمل کی جائے - جو اٹلی کے شریک جنگ ہو جانے سے پیشتر اٹلی اور اتحادیوں کے درمیان ہوا تھا - اور جو اصول سلف ڈٹرمنیشن کے خلاف ہے - لنڈن ۱۷-جنوری - اٹلی کی وزارت نے اس تناقض آراء کی بنا پر جو ڈلمیشیا اور یونانی جزائر پر اٹلی کے دعاوی کے متعلق ۱۹۱۵ء خفیہ عہد نامہ کی رو سے ہوا ہے - استعفا دیدیا ہے - برن سونینو کی خواہش ہے کہ اس عہد نامہ پر پوری طرح عمل کیا جائے مگر اشتراکی جن کا لیڈر سینیر بسالیٹی ہے - یہ چاہتے ہیں - کہ جاگو سلاویوں سے سمجھوتہ کر لیا جائے ڈوڈی کنیز واپس کر دیئے جائیں - اور ٹرول میں برنرتاک کا علاقہ شامل کر لیا جائے -

برازیل کے پریذیڈنٹ کا انتقال - راؤڈی جنیرو ۱۶-جنوری - سینور الویس صدر جمہوریہ برازیل کے انتقال کا اعلان کیا گیا -

بولشویکو نکی وحشت - لندن ۱۷-جنوری - میجر جنرل پول نے جو شمالی روس میں اتحادی افواج کے سپہ سالار ہیں . . . . اس مضمون کا تار دیا ہے - کہ اطلاعات موصولہ سے پایا جاتا ہے کہ بولشویکوں نے عورتوں کی جماعت بندی کا حکم دیا ہے - اور کئی شہروں میں آزاد محبت کے کمیشن مقرر کئے گئے ہیں اور بہت سی معزز عورتوں کے اس جرم میں کوڑے لگائے گئے کہ وہ اس تجویز پر رضامند نہیں ہوئیں -

قیصر کا شہزادہ ایک کمپنی میں - لندن ۱۷-جنوری - ٹائمز کا نامہ نگار ہیگ سے رقمطراز ہے - کہ برلن سے اطلاع موصول ہوئی - کہ پرنس آگسٹ ولیم آف پروشیا بینز موٹر کمپنی کی ملازمت میں داخل ہو گیا ہے - یہ قیصر کا چوتھا لڑکا ہے -

فرانسیسی جہاز کی غرقابی - روما ۱۷-جنوری - فرانسیسی جہاز شنیا جس میں ۶۵ یونانی سرحدی - اور روسی مسافر مارسیلز سے . . .

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ بینک پریس میں آتشزدگی کلکتہ بینک پریس میں ۱۵-جنوری کو بہت خوفناک آگ لگ گئی - انجن فوراً ہی طلب کئے گئے - مگر دو گھنٹہ بعد آگ کو فرو کرنے میں کامیابی ہوئی ۸۰ ہزار روپیہ کا مال اس خوفناک آگ کی نذر ہوا -

کلکتہ کا ہوائی جہاز لاہور پہنچ گیا - جو ہوائی جہاز دوشنبہ کو کلکتہ سے روانہ ہوا تھا وہ اسی روز سہ پہر کو الہ آباد پہنچ گیا - اور وہاں سے روانہ ہو کر ۳ بجے دن کے بعد تقریباً پونے پانچ گھنٹے میں لاہور پہنچ گیا -

گورنمنٹ کی طرف سے گندم کی خریداری لائلپور میں گورنمنٹ ۵ روپیہ من کے حساب سے گندم خرید رہی ہے اور تین دن کے اندر اس نے ۴۲ ہزار من گندم خریدی ہے - پچھلے دنوں امرتسر اور بعض دیگر مقامات میں بھی جب گورنمنٹ نے گندم کے جمع کردہ ذخیرے خریدے تھے تو اس کا یہ اثر ہوا تھا کہ فرضی سودے کرنے یا مصنوعی نرخ چڑھانے کی کارروائی بند ہو گئی تھی - امید ہے اب بھی اس سے بیوپاریوں کو گندم کے ناجائز ذخیرے جمع کرنے کی جرات نہ ہو گی -

پنجاب میں پروانہ راہداری - پنجاب **وے وائی کمیٹی** - میں یورپ کا سفر کرنے والوں کو پروانہ راہداری دینے کے متعلق جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس کے پریذیڈنٹ مسٹر ڈکسن اور سکرٹری مسٹر جانسٹن نامزد کئے گئے ہیں -

کانپور میں آتشزدگی اور سات لاکھ کا نقصان کانپور میں جنوری کے پہلے ہفتہ میں محلہ شکلا گنج کے گودام میں آگ لگ گئی - دو بجے کے قریب انجن آیا مگر آگ فرو نہ ہوئی - فرم سورج بل مسری کرشن . . .